## سوال

بہت سے معاشروں میں ایک دوسرے کو ابوفلاں یا ام فلاں کے نام سے پکارا جاتا ہے ، اور عادتا عورتیں اپنے خاوند کو ان کے نام سے نہیں پکارتیں ، لیکن کوئی ایک عورت اپنے خاوند کو اپنے بڑے بیٹے کے نام سے اس کی کنیت لے کر پکارتی ہے ، تو کیا اس عمل پر کوئی کتاب و سنت میں دلیل ملتی ہے ؟ اور اگر اس کا جواب نفی میں ہو تو پھر یہ عادت کس طرح شروع ہوئی ؟ کیا عورت اپنے خاوند کا ذکر کرتے وقت اس کا نام لے سکتی ہے ، اور اسی طرح خاوند اپنی بیوی کا ذکر کرتے وقت بیوی کا نام لے سکتا ہے یہ اسلامی لحاظ سے غلط تو نہیں ؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

جی ہاں کچھ صحابیات سے ثابت ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کو کنیت سے بلاتی تھیں ، اس کی چند ایک مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں :

عون ابوجحیفۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہما کی آپس میں اخوت قائم کی ، تو ایک بار سلمان رضی اللہ تعالی عنہ ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے ملنے آئے تو ام درداء رضی اللہ تعالی عنہا کو پراگندہ اور کام کاج والے لباس میں دیکھا تو کہنے لگا یہ کیا حالت بنا رکھی ہے ؟

وہ کہنے لگیں : آپ کے بھائی ابودرداء کو دنیا کی حاجت اور ضرورت ہی نہیں ، اتنی دیر میں ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بھی آگئے اور ان کے لیے کھانا رکھا تو سلمان رضی اللہ تعالی کہنے لگے بھئی کھاؤ ابودرداء کہنے لگے میں روزہ سے ہوں ، سلمان رضی اللہ تعالی کہنے لگے تم کھاؤ گے تو میں بھی کھاؤں گا ، وہ بیان کرتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ نے کھایا ۔

اور جب رات ہوئی تو ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ قیام کرنے لگے ، سلمان رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سوجاؤ ، تو وہ سوگئے ، تھوڑی دیر بعد پھر اٹھے اور قیام کرنے لگے ، تو سلمان رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بھئی سوجاؤ ، جب رات کا آخری پہر ہوا تو سلمان رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے اب اٹھو اور قیام کرلو ، تو پھر دونوں نے نماز پڑھی ۔

اور بعد میں سلمان رضی اللہ تعالی کہنے لگے : بلاشبہ تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے ، اور تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے ، اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے ، تو ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو ، ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سب کچھ آپ سے ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سلمان رضی اللہ تعالی عنہ نے سچ کہا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1832) ۔

اور ایک مثال یہ بھی ہے :

فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ نے عیاش بن ابی ربیعہ کو میری طلاق دے کر بھیجا اور اس کے ساتھ پانچ صاع کھجوریں اور پانچ صاع جو بھی بھیجے ، تو میں نے اسے کہا کہ کیا میرے لیے صرف یہی نفقہ ہے ، میں تمہارے گھر میں اپنی عدت بھی نہ گزاروں ؟ تو اس نے جواب میں کہا نہیں ۔

وہ کہتی ہیں میں نے اپنے کپڑے جمع کیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئی تو انہوں نے پوچھا کتنی طلاقیں دی ہیں میں نے جواب دیا تین ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (2721) ۔

دوم :

اور بیوی اپنے خاوند کا نام بھی لے سکتی ہے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں اس کی بھی مثالیں موجود ہیں :

عبداللہ یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کی بیوی زینب رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ فرما رہے تھے عورتو تم بھی صدقہ کیا کرو چاہے اپنے زیور میں سے ہی ، زینب رضی اللہ تعالی عنہا عبداللہ اور اپنی گود میں پلنے والے یتیموں کا خرچہ برداشت کیا کرتی تھیں ۔

راوی کہتے ہیں : وہ عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہنے لگیں : آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ کیا میرا آپ اور میری گود میں پلنے والے یتیموں پر خرچ کرنا صدقہ سے کفائت کر جائے گا ؟ تو عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ہی پوچھ لو ، تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑیں جب دروازے پر پہنچی تو ایک انصاری عورت کو پایا جو میری طرح کا سوال ہی پوچھنا چاہتی تھی ۔

اسی اثنا میں ہمارے پاس سے بلال رضی اللہ تعالی عنہ گزرے تو ہم نے ان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھو کہ کیا میرا خاوند اور میری گود میں پلنے والے یتیم بچوں پر خرچ کرنا کافی ہوگا ؟ ہم نے انہیں یہ بھی کہا کہ ہمارے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بتانا ، تو بلال رضی اللہ تعالی اندر داخل ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ دونوں کون ہیں ؟

بلال رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : زینب ( رضی اللہ تعالی عنہا ) ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی زینب ؟ وہ کہنے لگے عبداللہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جی ہاں اسے ڈبل اجر ملے گا ، ایک اجر تو قرابت ورشتہ داری کا اور دوسرا صدقہ کا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1373) صحیح مسلم حدیث نمبر (1667) ۔

اور ایک مثال یہ بھی ہے :

خولۃ بنت مالک بن ثعلبہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ میرے خاوند اوس بن صامت نے مجھ سے ظہار کر لیا ، تو میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آئی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ اس کے بارہ میں جھگڑا کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ تعالی سے ڈرو وہ تو تمہارے چچا کا بیٹا ہے ، میں وہیں رہی حتی کہ قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں :

یقینا اللہ تعالی نے اس عورت کی بات سن لی جو تیرے ساتھ اپنے خاوند کے بارہ میں جھگڑ رہی تھی ۔ ۔ ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1893) اسے ابن حبان اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے ۔

دیکھیں کتاب : خلاصۃ البدر المنیر (2/229) ۔

سوم :

رہا مسئلہ خاوند یا پھر بیوی کا لوگوں میں نام لینا تو اس میں ہم یہ گزارش کریں گے کہ اس کے متعلق معاشرہ میں لوگوں کی عادت اور عرف کو دیکھا جائے گا ، بعض معاشروں میں تو اسے ناپسند کیا جاتا ہے ، بلکہ بعض لوگ تو اسے قلت غیرت میں شمار کرتے ہیں ۔

عبداللہ بن مسعود والی سابقہ حدیث میں یہ موجود ہے کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے عبداللہ بن مسعود کی بیوی کا نام ذکر کیا تھا کہ اس کا نام زینب ہے ، اس لیے اگر عورت اپنے نام سے

معروف اور مشہور ہے تو خاوند کے علاوہ دوسرے مرد کے لیے بھی اس کا نام لینے میں کوئی حرج نہیں تو پھر خاوند اس کا نام لے لے تو کونسا حرج ہوگا ؟

اور افضل تو یہ ہے کہ بعض معاشروں میں نام کی بجائے کنیت ذکر کی جائے یا پھر بعض لوگوں کے سامنے کنیت کا ذکر کرنا افضل ہے ، اس طرح کے کام میں سستی اور کاہلی کی بنا پر بہت سی مشکلات پیش آچکی ہیں ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

واللہ اعلم ۔

الشیخ محمد صالح المنجد

**13778**